بھاری ہتھیاروں سے لیس
قادیانیوں کے چار گروپ چناب نگر پر قابض ہیں

سیف اللہ خالد

چناب نگر میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے روزنامہ ''اُمّت'' کے نمائندے رانا ابرار چاند کوان کے آبائی گاؤں جڑانوالہ میں سپردخاک کردیا گیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ کے بعد میّت کو چناب نگر سے رخصت کیا گیا، جب کہ تدفین جڑانوالہ میں ہوئی۔ پولیس نے حیرت انگیز طور پر وقوعہ کی ایف آئی آر کے اندراج میں غیر معمولی تاخیر کا مظاہرہ کیا اور خلاف واقعہ ایف آئی آر درج کر کے ملزم قادیانی جماعت کو فائدہ پہنچایا۔ چناب نگر میں انٹرنیشنل ختم نبوّت موومنٹ کے نائب امیر مولانا شبیر عثمانی نے بتایا کہ شہید رانا ابرار کے والد فضل حسین اور ان کے بھائی شب ۱۰، بجے کے بعد جڑانوالہ سے چنیوٹ پہنچے۔ ساڑھے گیارہ بجے پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس انھیں ہسپتال سے اپنے ساتھ لے گئی۔ مقامی مسلمان رات ۳، بجے تک تھانے میں ان کا انتظار کرتے رہے۔ مگر ایس ایچ او، ڈی ایس پی، تفتیشی افسر اور دیگر ذمہ داران مقتول کے والد اور بھائیوں کو لے کر کسی نامعلوم مقام پر چلے گئے، جہاں سے ساڑھے تین بجے واپسی ہوئی اور دیگر ملزمان کو چھوڑ کر صرف فائر کرنے والے رفیق کے خلاف ایک فرضی واقعے کی بنیاد پر مقدمہ درج کرلیا گیا۔ ذرائع کے مطابق چناب نگر کی قادیانی جماعت اور ان کی غیر قانونی سیکورٹی ایجنسیز وقوعہ کے فوراً بعد سے پولیس کے رابطہ میں تھے اور قتل کے فوراً بعد ۵، منٹ سے بھی کم وقت میں قادیانی جماعت کے مسلح دستے جائے واردات پر پہنچ چکے تھے اور انھوں نے ہی طے شدہ منصوبہ کے مطابق ملزم رفیق کو پولیس کے آنے تک اپنے پاس رکھا اور دیگر ملزمان اور مربی کو فرار کا موقع دیا۔ چناب نگر میں قادیانی جماعت کے ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پولیس نے قادیانی جماعت کے مشورہ پر ایف آئی آر میں نہ صرف تاخیر کی بلکہ رات گئے شہید کے والد اور بھائی کو مقامی مسلمانوں سے الگ کر کے قادیانیوں کی مرضی کا مؤقف اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ چناب نگر کے ذرائع کے مطابق یہ ساری گفتگو قادیانی جماعت کے مرکز میں ہوئی، جسے مسلح افراد نے گھیر رکھا تھا۔ قادیانی جماعت نے پوری طرح سے انوالو ہو کر معاملہ کو ایف آئی آر کی سطح سے ہی اپنے ہاتھ میں لیا تاکہ آگے جا کر ملزم کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔ ابرار شہید کے قتل کے دوسرے دن چناب نگر میں موجود روزنامہ ''اُمّت'' لاہور کے بیورو چیف نجم الحسن

عارف کے مطابق شہر میں جگہ جگہ لگے بیریئرز پر قادیانی جماعت کے سیکورٹی دستے تعیّنات نہیں تھے۔قادیانی جماعت نے مسلمانوں کے کسی بھی ردّعمل سے بچنے کی خاطر اپنی مسلح سیکورٹی کونظروں سے اوجھل اور پس پردہ کرلیا تھااس کے بجائے شہر میں قادیانی جماعت کے خفیہ اہلکار زیادہ تعداد میں متحرک تھے۔اور پنجاب پولیس وایلیٹ فورس کے جوانوں کی موجودگی میں شہرمیں قادیانی جماعت کے ایک مسلح گروپ کے لوگ گاڑیوں پر گشت کرتے رہے۔جائے وقوعہ پر قایانی جماعت کے خفیہ اہلکاروں کی کڑی نگرانی موجودتھی جسےمحسوس کیا گیا یہ لوگ وہاں آنے جانے والوں کی باقاعدہ رپورٹنگ کرتے پائے گئے۔

ذرائع کے مطابق رانا ابرار چاند سے قادیانی جماعت کودوبڑے مسائل تھے۔ایک یہ کہ وہ قادیانی جماعت کے منظّم قبضہ گروپ، جس کی قیادت سلیم الدین کررہے ہیں، اس کے خلاف انتہائی متحرک تھے اوران کے سبب قادیانی جماعت کے کروڑوں روپے کے بڑے بڑے منصوبے تعمیر کے مرحلہ میں رکے ہوئے تھے۔دوسرا یہ کہ رانا ابرار نے کمشنر کو درخواست دے رکھی تھی کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت دعویٰ یہ کرتی ہے کہ اس نے ۱۰۳۶، ایکڑ اراضی لیز پر حاصل کر رکھی ہے ایک تو اس بارے میں وضاحت ہونی چاہیے کہ یہ لیز کب تک کی ہے اور ہے بھی یا نہیں اور دوسرا یہ کہ قادیانی جماعت ۱۰۳۶، ایکڑ کی آڑ میں ۷سو ایکڑ مزید قبضہ کرچکی ہے۔لہٰذا پیمائش کی جانی چاہیے کہ مرزائیوں کے ۱۰۳۶، ایکڑ کہاں سے شروع ہوکر کہاں تک ہیں۔چونکہ یہ دونوں معاملات قادیانی جماعت کی شہر پر عملی گرفت کوختم کرنے والے تھے، لہٰذا اکتوبر ۲۰۱۰ء میں سلیم الدین نے رانا ابرار شہید کو دھمکی دی تھی کہ ''چناب نگر کا ہر قادیانی مسلح ہے اور ہم نے یہ اسلحہ ڈرائنگ رومز میں سجانے کے لیے نہیں حاصل کیا۔''

چناب نگر کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ یہاں صرف قادیانی مسلح ہی نہیں بلکہ انھوں نے غیر قانونی طور پر اپنے چار گروپوں کو بھاری ہتھیاروں سے بھی لیس کر رکھا ہے اور یہ چار گروپ پورے شہر پر قابض ہیں۔جن کی وجہ سے ریاست کے اندر ریاست کا معاملہ قائم ہے۔تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ قادیانیوں نے چناب نگر میں غیر قانونی عبادت گاہوں کا ایک جال پھیلا رکھا ہے۔یہاں ۵۴، محلے ہیں اوران میں ۱۲۰، سے زائد عبادت گاہیں قائم ہیں جن کی اجازت نہیں لی گئی۔طریقہ واردات اس طرح سے ہے کہ قادیانی تعلیمات پر عملدرآمد کی ذمہ دار ''لجنیٰ مصلّی'' کے نام سے ہرگلی کی دونوں نکڑوں پر لجنیٰ ہال تعمیر کیے جاتے ہیں، جن کا مقصد گلی کوسیکورٹی کے بہانے بند کرنے کا جواز اور وہاں اپنے مسلح افراد کی تعیّناتی اور اسلحہ رکھنے کی جگہ فراہم کرنا ہوتا ہے۔

چناب نگر شہر اس وقت عملی طور پر قادیانیوں کی چار مسلح تنظیموں اوران سے متعلق انٹیلی جنس یونٹس کے زیرِ تسلّط ہے۔ان میں خدام الاحمدیہ کے نام سے ایک تنظیم چناب نگر میں گلی محلے کی سطح کی سیکورٹی اورابتدائی نوعیت کی پکڑ دھکڑ کا کام

کرتی ہے۔اس تنظیم کے استعمال کے لیے لجنی ہال دستیاب ہوتے ہیں اور گلی محلے اور گھروں کے اندر کی جاسوسی کے لیے اس تنظیم کا اپنا جاسوس نیٹ ورک بھی ہے، جس میں خواتین بھی شامل ہیں اور اس تنظیم کے ذریعے قادیانی جماعت لوگوں کے گھروں کی خبریں بھی رکھتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ قادیانی غیر قانونی عدلیہ جب کسی شخص کے بائیکاٹ کا حکم دیتی ہے تو اس کا مقاطع اس قدر بھرپور ہوتا ہے کہ گھر افراد بھی جماعت کے خوف کے سبب اس سے اپنے روابط منقطع کر لیتے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں انھیں غیر قانونی عدالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس سارے عمل کی نگرانی فورم احمدیہ کے ذمہ ہے۔

دوسری تنظیم ''حفاظت مرکز فورس'' کے نام سے کام کرتی ہے۔ جس کے پاس گاڑیاں، بھاری اسلحہ اور جدید مواصلاتی نظام بھی ہے۔شہر کے داخلی وخارجی راستوں کی ناکہ بندی اور شہر میں مسلح گشت اس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ تنظیم اپنا انٹیلی جنس سسٹم بھی رکھتی ہے۔ کسی بھی سڑک کو بند کرنے یا کھولنے کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کسی بھی وقت شہر میں کسی بھی شخص کی تلاشی لینے اور اسے حراست میں لینے کا اختیار حاصل ہے۔اس کا درجہ فورم احمدیہ سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔

تیسری فورس کا نام ''صدر عمومی فورس'' ہے۔ یعنی چناب نگر کی قادیانی جماعت کے سربراہ کا ذاتی دہشت گرد دستہ جو خصوصی احکامات پر خصوصی کام سرانجام دیتا ہے۔ دستہ میں شارپ شوٹر اور اسی طرح کے دیگر لوگ شامل ہوتے ہیں ،اور مرزائی اہم شخصیات کی حفاظت اور صدر عمومی کے خصوصی آپریشنز اس کی ذمہ داری ہے۔ اس کا اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنے کسی بھی کام کے لیے فورم احمدیہ اور حفاظت مرکز فورس کے انٹیلی جنس نیٹ ورک سے مدد لیتی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے مکمل نظم ونسق کو کنٹرول کرنے کی خاطر امور عامہ فورس قائم کی گئی ہے جو شہر کے اندر اور باہر ہر طرح کے اختیارات رکھتی ہے۔ مسلمان تو رہے ایک طرف شہر کے قادیانی بھی ان دہشت گرد گروپس کی چیرہ دستیوں سے تنگ ہیں۔

چناب نگر کے قادیانی باغی گروپ کے ایک اہم رہنما نے فیصل آباد کے ایک پی سی او سے فون کرتے ہوئے ''اُمّت'' کو بتایا کہ ان کے خیال میں رانا ابرار کا قتل باغی گروپ کے لیے پیغام ہے اور اس کے بعد خطرہ ہے کہ باغی گروپ کے خلاف کارروائی شروع کی جائے گی، جن کا چناب نگر کے تنظیمی دفاتر، انتظامی دفاتر اور غیر قانونی عدالتوں میں پہلے ہی داخلہ بند کیا جا چکا ہے۔ (مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' ۱۷؍مارچ ۲۰۱۱ء)

☆......☆......☆